پروجیکٹ ورک - اردو

Name :- Shaik ناگوری

Group :- B.A.(E.H.P) u/m

Subject :- اردو

Year :-

Sem :- 1st Sem

Project name :- محمد علامہ اقبال

Admision no :- 6777

mobile no :- 8106629751

Sign.of.the.lecture

Scanned By Camera Scanner

محمد اقبال

شاعر مشرق، اردو اور فارسی کے عظیم شاعر، مفکر پاکستان، پاکستان کے قومی شاعر (1877-1938)

ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبال (ولادت: 9 نومبر 1877ء - وفات: 21 اپریل 1938ء) بیسویں صدی کے ایک معروف شاعر، مصنف، قانون دان، سیاستدان اور تحریک پاکستان کی اہم ترین شخصیات میں سے ایک تھے۔ اردو اور فارسی میں شاعری کرتے تھے اور یہی ان کی بنیادی وجہ شہرت ہے۔ شاعری میں بنیادی رجحان تصوف اور احیائے امت اسلام کی طرف تھا۔ "دا ریکنسٹرکشن آف ریلیجس تھاٹ ان اسلام" کے نام سے انگریزی میں ایک نثری کتاب بھی تحریر کی۔ علامہ اقبال کو دور جدید کا صوفی سمجھا جاتا ہے۔ بحیثیت سیاست دان ان کا سب سے نمایاں کارنامہ نظریۂ پاکستان کی تشکیل ہے، جو انہوں نے 1930ء میں الہ آباد میں مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے پیش کیا تھا۔ یہی نظریہ بعد میں پاکستان کے قیام کی بنیاد بنا۔ اسی وجہ سے علامہ اقبال کو پاکستان کا نظریاتی باپ سمجھا جاتا ہے۔ گو کہ انہوں نے اس نئے ملک کے قیام کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا لیکن انہیں پاکستان کے قومی شاعر کی حیثیت حاصل ہے۔

Scanned By Camera Scanner

محمد اقبال

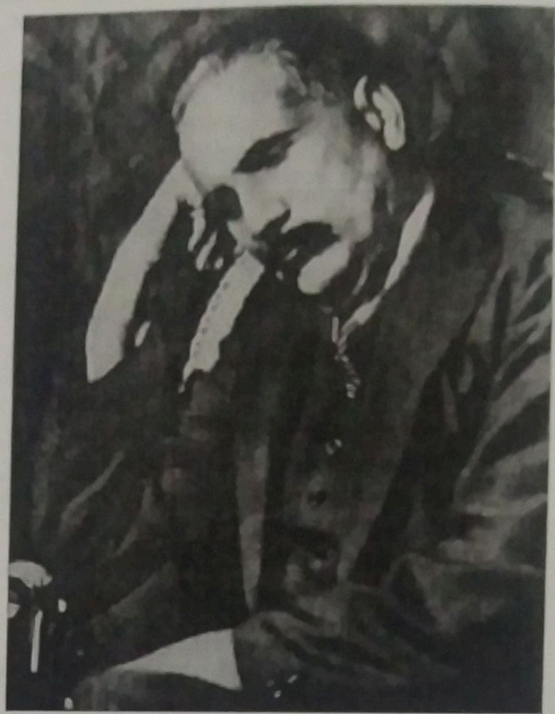

معلومات شخصیت	
پیدائش	9 نومبر 1877[1][2][3][4][5][6][7] سیالکوٹ
وفات	21 اپریل 1938 (61 سال)[1][8][2][3][4][6][9] لاہور
رہائش	لاہور (1908–21 اپریل 1938) سیالکوٹ (9 نومبر 1877–1897)
شہریت	برطانوی ہند (9 نومبر 1877–21 اپریل 1938)
اولاد	ڈاکٹر جاوید اقبال
والد	شیخ نور محمد
والدہ	امام بی
عملی زندگی	
مادر علمی	مرے کالج سیالکوٹ (5 مئی 1893–1895) جامعہ کیمبرج (6 نومبر 1905–13 جون 1907)

Scanned By Camera Scanner

	ٹرینٹی کالج، کیمبرج (6 نومبر 1905–1 جولائی 1908) میونخ یونیورسٹی (4 نومبر 1907–20 جولائی 1907) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور (1897–1899) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور (1895–1897) جامعہ ہائیڈل برگ
تخصص تعلیم	فیکلٹی آف آرٹس
تعلیمی اسناد	بی اے، وبی اے، وپی ایچ ڈی، وایم اے،بی اے
پیشہ	فلسفی، مصنف، شاعر، بچوں کے مصنف، سیاست دان[10]، وکیل
پیشہ ورانہ زبان	اردو[11]، فارسی، جرمن، عربی
کارہائے نمایاں	علم الاقتصاد، فارس میں ماوراء الطبیعیات کا ارتقاء، تجدید فکریات اسلام، اسرار خودی، رموز بیخودی، پیام مشرق، بانگ درا، زبورِعجم، جاوید نامہ، بالِ جبریل، ضرب کلیم، پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق، ارمغان حجاز
مؤثر	ٹالسٹائی، گوئٹے، گورگ ویلہم فریدریچ ہیگل، نطشے، ارسطو، تھامس آرنلڈ، ہنری برگساں، محمد بن عبداللہ، رومی، مجدد الف ثانی، ابو الاعلی مودودی، بایزید بسطامی

اعزازات

سر
نائٹ بیچلر

ویب سائٹ

ویب سائٹ	باضابطہ ویب سائٹ (http://www.allamaiqbal.com)

https://ur.wikipedia.org/w/index.php?title=%D9%85%D8%AD%D9%85%D8%AF_%D8%A7%D9%82%D8%A8%D8%A7%D9%84 درستی (&action=edit&section=0
https://ur.wikipedia.org/w/index.php?title=%D9%85%D8%AD%D9%85%D8%AF_%D8%A7%D9%8 ترمیم - (2%D8%A8%D8%A7%D9%84&veaction=edit

والد کا خواب

علامہ اقبال کے والد شیخ نور محمد نے خواب دیکھا تھا کہ

Scanned By Camera Scanner

”لق ودق میدان ہے۔ ایک سفید کبوتر براق فضا میں چکر لگا رہا ہے۔ کبھی اتنا نیچے اترآتا ہے کہ بس اب زمین کی قسمت جاگی اور کبھی ایسی اونچائی پکڑتا ہے کہ تارا بن کر آسمان سے جڑ گیا۔ ادھر بہت سے لوگ ہاتھ اٹھا اٹھا کر اسے پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سب کے سب دیوانے ہو رہے ہیں مگر وہ کسی کے ہاتھ نہیں آتا۔ کچھ وقت گذر گیا تو اچانک اس نےغوطہ لگایا اور میری جھولی میں آن گرا۔ آسمان سے زمین تک ایک قوس بن گئی“۔[12][13]

جب شیخ نور محمد یہ خواب دیکھ کر اٹھے تو اپنے دل کو اس یقین سے بھرا ہوا پایا کہ خدا انھیں ایک بیٹا عطا کرے گا، جو دین اسلام میں بڑا نام پیدا کرے گا۔[12][13]

ولادت و ابتدائی زندگی

خاندان

اقبال کے والد شیخ نور محمد، کشمیر کے سپرو برہمنوں کی نسل سے تھے۔ غازی اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں ان کے ایک جد نے اسلام قبول کیا۔ اقبال کےآباء و اجداد اٹھارویں صدی کے آخر یا انیسویں صدی کے اوائل میں کشمیر سے ہجرت کر کے سیالکوٹ آئے اور محلہ کھیتیاں میں آباد ہوئے۔ ہر پشت میں ایک نہ ایک ایسا ضُرور ہوا جس نے فقط دل سے راہ رکھی۔ یہ بھی انہی صاحب دلوں میں سے تھے۔ بزرگوں نے کشمیر چھوڑا تو سیالکوٹ میں آ بسے۔ شیخ نور محمد کے والد شیخ محمد رفیق نے محلہ کھٹیکاں میں ایک مکان آباد کیا۔ کشمیری لوئیوں اور دُھسّوں کی فروخت کا کاروبار شروع کیا۔ لگتا ہے کہ یہ اور اقبال کے والد کے چھوٹے بھائی شیخ غلام محمد یہیں پیدا ہوئے، پلے بڑھے۔ بعد میں سہج رام سپرو بازار چوڑیگراں میں اُٹھ آئے جو اب اقبال بازار کہلاتا ہے۔ ایک چھوٹا سا مکان لے کر اس میں رہنے لگے اور مرتے دم تک یہیں رہے۔ اقبال کے دادا سہج رام سپرو کی وفات کے بعد شیخ نُور محمد نے اس سے ملحق ایک دو منزلہ مکان اور دو دکانیں خرید کر مکانیت کو بڑھا لیا۔

ولادت

اقبال 9 نومبر 1877ء (بمطابق 3 ذوالقعدہ 1294ھ)[14] کو برطانوی ہندوستان کے شہر سیالکوٹ میں شیخ نور محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ماں باپ نے نام **محمد اقبال** رکھا۔ مختلف تاریخ دانوں کے مابین علامہ کی تاریخ ولادت پر کچھ اختلافات رہے ہیں لیکن حکومت پاکستان سرکاری طور پر 9 نومبر 1877ء کو ہی اقبال کی تاریخ پیدائش تسلیم کرتی ہے۔

ابتدائی تعلیم

شیخ نور محمد دیندار آدمی تھے۔ بیٹے کے لیے دینی تعلیم ہی کافی سمجھتے تھے۔ سیالکوٹ کے اکثر مقامی علما کے ساتھ دوستانہ مراسم تھے۔ اقبال بسم اللہ کی عمر کو پہنچے تو انھیں مولانا غلام حسن کے پاس لے گئے۔ مولانا ابوعبد اللہ غلام حسن محلہ شوالہ کی مسجد میں درس دیا کرتے تھے۔ شیخ نُور محمد کا وہاں آنا جانا تھا۔ یہاں سے اقبال کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ حسبِ دستور قرآن شریف سے ابتدا ہوئی۔ تقریباً سال بھر تک یہ سلسلہ چلتا رہا کہ شہر کے ایک نامور عالم مولانا سید

Scanned By Camera Scanner

میر حسن ادھر آ نکلے۔ ایک بچے کو بیٹھے دیکھا کہ صورت سے عظمت اور سعادت کی پہلی جوت چمکتی نظر آ رہی تھی۔ پوچھا کہ کس کا بچہ ہے۔ معلوم ہوا تو وہاں سے اُٹھ کر شیخ نور محمد کی طرف چل پڑے۔ دونوں آپس میں قریبی واقف تھے۔ مولانا نے زور دے کر سمجھایا کہ اپنے بیٹے کو مدرسے تک محدود نہ رکھو۔ اس کے لیے جدید تعلیم بھی بہت ضروری ہے انھوں نے خواہش ظاہر کی کہ اقبال کو ان کی تربیت میں دے دیا جائے۔ کچھ دن تک تو شیخ نور محمد کو پس و پیش رہا، مگر جب دوسری طرف سے اصرار بڑھتا چلا گیا تو اقبال کو میر حسن کے سپرد کر دیا۔ ان کا مکتب شیخ نور محمد کے گھر کے قریب ہی کوچہ میر حسام الدین میں تھا۔ یہاں اقبال نے اردو، فارسی اور عربی ادب پڑھنا شروع کیا۔ تین سال گذر گئے۔ اس دوران میں سید میر حسن نے اسکاچ مشن اسکول میں بھی پڑھانا شروع کر دیا۔ اقبال بھی وہیں داخل ہو گئے مگر پرانے معمولات اپنی جگہ رہے۔ اسکول سے آتے تو استاد کی خدمت میں پہنچ جاتے۔ میر حسن ان عظیم استادوں کی یادگار تھے جن کے لیے زندگی کا بس ایک مقصد ہوا کرتا تھا : پڑھنا اور پڑھانا۔ لیکن یہ پڑھنا اور پڑھانا نری کتاب خوانی کا نام نہیں۔ اس اچھے زمانے میں استاد مرشد ہوا کرتا تھا۔ میرحسن بھی یہی کیا کرتے تھے۔ تمام اسلامی علوم سے آگاہ تھے، جدید علوم پر بھی اچھی نظر تھی۔ اس کے علاوہ ادبیات، معقولات، لسانیات اور ریاضیات میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ شاگردوں کو پڑھاتے وقت ادبی رنگ اختیار کرتے تھے تاکہ علم فقط حافظے میں بند کر نہ رہ جائے بلکہ طرزِ احساس بن جائے۔ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی کے ہزاروں شعر از بر تھے۔ ایک شعر کو کھولنا ہوتا تو بیسیوں مترادف اشعار سنا ڈالتے۔

مولانا کی تدریسی مصروفیات بہت زیادہ تھیں مگر مطالعے کا معمول قضا نہیں کرتے تھے۔ قرآن کے حافظ بھی تھے اور عاشق بھی۔ شاگردوں میں شاہ صاحب کہلاتے تھے۔ انسانی تعلق کا بہت پاس تھا۔ حد درجہ شفیق، سادہ، قانع، متین، منکسر المزاج اور خوش طبع بزرگ تھے۔ روزانہ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز پڑھ کر قبرستان جاتے، عزیزوں اور دوستوں کی قبروں پر فاتحہ پڑھتے۔ فارغ ہوتے تو شاگردوں کو منتظر پاتے۔ واپسی کا راستہ سبق سننے اور دینے میں کٹ جاتا۔ یہ سلسلہ گھر پہنچ کر بھی جاری رہتا، یہاں تک کہ اسکول کو چل پڑتے۔ شاگرد ساتھ لگے رہتے۔ دن بھر اسکول میں پڑھاتے۔ شام کو شاگردوں کو لیے ہوئے گھر آتے، پھر رات تک درس چلتا رہتا۔ اقبال کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ خود وہ بھی استاد پر فدا تھے۔ اقبال کی شخصیت کی مجموعی تشکیل میں جو عناصر بنیادی طور پر کارفرما نظر آتے ہیں ان میں سے بیشتر شاہ صاحب کی صحبت اور تعلیم کا کرشمہ ہیں۔ سید میر حسن سر سید کے بڑے قائل تھے۔ علی گڑھ تحریک کو مسلمانوں کے لیے مفید سمجھتے تھے۔

ان کے زیر اثر اقبال کے دل میں بھی سرسید کی محبت پیدا ہو گئی جو بعض اختلافات کے باوجود آخر دم تک قائم رہی۔ مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ تو خیر اقبال کے گھر کی چیز تھی مگر میر حسن کی تربیت نے اس جذبے کو ایک علمی اور عملی سمت دی۔ اقبال سمجھ بوجھ اور ذہانت میں اپنے ہم عمر بچوں سے کہیں آگے تھے۔ بچپن ہی سے ان کے اندر وہ انہماک اور استغراق موجود تھا جو بڑے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ مگر وہ کتاب کے کیڑے نہیں تھے۔ کتاب کی لت پڑ جائے تو آدمی محض ایک دماغی وجود بن جاتا ہے۔ زندگی اور اس کے بیچ فاصلہ پیدا ہوجاتا ہے۔ زندگی کے حقائق اور تجربات بس دماغ میں منجمد ہوکر رہ جاتے ہیں، خونِ گرم کا حصّہ نہیں بنتے۔ انھیں کھیل کود کا بھی شوق تھا۔ بچوں کی طرح شوخیاں بھی کرتے تھے۔ حاضر جواب بھی بہت تھے۔ شیخ نُور محمد یہ سب دیکھتے مگر منع نہ کرتے۔ جانتے تھے کہ اس طرح چیزوں کے ساتھ اپنائیت اور بے تکلفی پیدا ہوجاتی ہے جو بے حد ضروری اور مفید ہے۔ غرض اقبال کا بچپن ایک فطری کشادگی اور بے ساختگی کے ساتھ گذرا۔ قدرت نے انھیں صوفی باپ اور عالم استاد عطا کیا جس سے ان کا دل اور عقل یکسو ہو گئے، دونوں کا ہدف ایک ہو گیا۔ یہ جو اقبال کے یہاں حِس اور فِکر کی نادر یکجائی نظر آتی ہے اس کے پیچھے یہی چیز کارفرما ہے۔ باپ کے قلبی فیضان نے جن حقائق کو اجمالاً محسوس کروایا تھا استاد کی تعلیم سے تفصیلاً معلوم بھی ہو گئے۔ سولہ برس کی عمر میں اقبال نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ فرسٹ ڈویژن آئی اور تمغا اور وظیفہ ملا۔

Scanned By Camera Scanner

ار کے لیے منتخب کردہ اشعار

رون مزار شمالی جانب مرمریں جالی کے اوپر ایک تختی پر "ارمغان حجاز" سے ماخوذ درج ذیل فارسی رباعی کندہ ہے
س میں بے عمل مذہبی دعویداروں پر سخت تنقید کی گئی ہے :

تا کار ایں امت بسازیم

ار زندگی مردانہ بازیم

اں نالیم اندر مسجد شہر

دل در سینۂ ملا گدازیم

جمہ: آؤ اس امت کی کارسازی کریں،زندگی کی بازی جوان مردوں کی طرح کھیلیں۔شہرکی مسجد میں اس طرح سے ؤیں کہ مُلا(کم علم پیشوائے دیں)کے سینے میں دل پگھلا کررکھ دیں۔ اندرون مزار چھت پر حاشیائی حصے میں چاروں رف علامہ اقبالؒ کی کتاب "زبور عجم" سے منتخب کی گئی چھ اشعار پر مشتمل مکمل غزل درج ہے۔ چھت کے مغربی صے پر پہلے دو شعر، جنوبی حصے پر تیسرا شعر، مشرقی حصے پر چوتھا اور پانچواں جبکہ شمالی حصے پر مقطع کندہ ۔

م مرا صفتِ بادِ فروردیں کردند

اہ را ز سرشکم چو یاسمیں کردند

ود لالۂ صحرا نشیں ز خوننابم

نانکہ بادۂ لعلے بساتگیں کردند

ند بال چنانم کہ سپہر بریں

ار بار مرا نوریاں کمیں کردند

وغ آدم خاکی ز تازہ کاری ہاست

و ستارہ کنند آنچہ پیش ازیں کردند

راغ خویش برا فروختم کہ دست کلیم

یں زمانہ نہاں زیر آستیں کردند

آ بسجدہ ویاری زخسرواں مطلب

روز فقر نیاگان ماچنیں کردند

student

S.R. Nagoori

staff

A. Mirza Beg

Scanned By Camera Scanner

PROJECT WORK

YEAR :- SK. Ramzani

TOPIC :- مولانا آزاد کی حالات زندگی

NAME :-

GROUP :- BA(EHP) U.M

AD. NO :- 6416

PHONE NO :- 9542353885

PROJECT :- I SEM

Signature of the lecturer

Scanned By Camera Scanner

ابو الکلام آزاد

بھارتی سیاست دان، مصنف اور بھارت کے پہلے وزیر تعلیم (1958-1888)

ابوالکلام محی الدین احمد آزاد (پیدائش 11 نومبر1888ء - وفات 22 فروری 1958ء) (بنگالی: আবুল কালাম মুহিয়ুদ্দিন আহমেদ আজাদ) آزاد ہند کے پہلے وزیرِ تعلیم اور قومی رہنما تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا اصل نام محی الدین احمد تھا۔ ان کے والد بزرگوار محمد خیر الدین انھیں فیروزبخت (تاریخی نام) کہہ کر پکارتے تھے۔ مولانا 1888ء میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ والدہ کا تعلق مدینہ سے تھا سلسلہ نسب شیخ جمال الدین افغانی سے ملتا ہے جو اکبر اعظم کے عہد میں ہندوستان آئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

Scanned By Camera Scanner

ابو الکلام آزاد

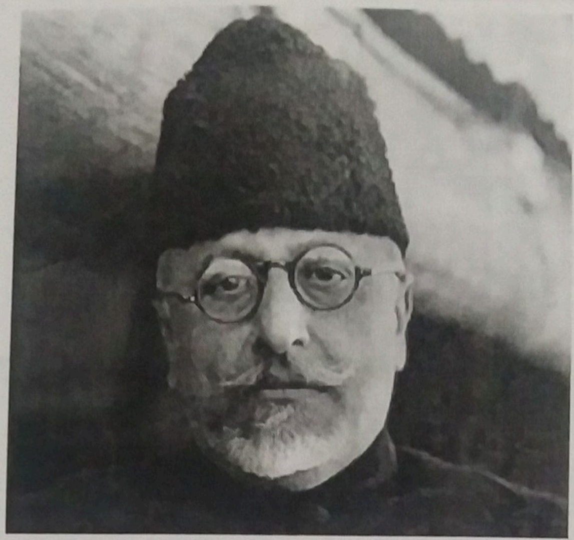

مناصب

رکن مجلس دستور ساز بھارت

برسر عہدہ

6 جولائی 1946 – 24 جنوری 1950

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

برسر عہدہ

15 اگست 1947 – 2 فروری 1958

معلومات شخصیت

پیدائش	11 نومبر 1888[1] مکہ[2]
وفات	22 فروری 1958 (70 سال)[3][1][4] دہلی[5]
شہریت	برطانوی ہند (–14 اگست 1947) ڈومنین بھارت (15 اگست 1947–26 جنوری 1950) بھارت (26 جنوری 1950–)
مذہب	اسلام

Scanned By Camera Scanner

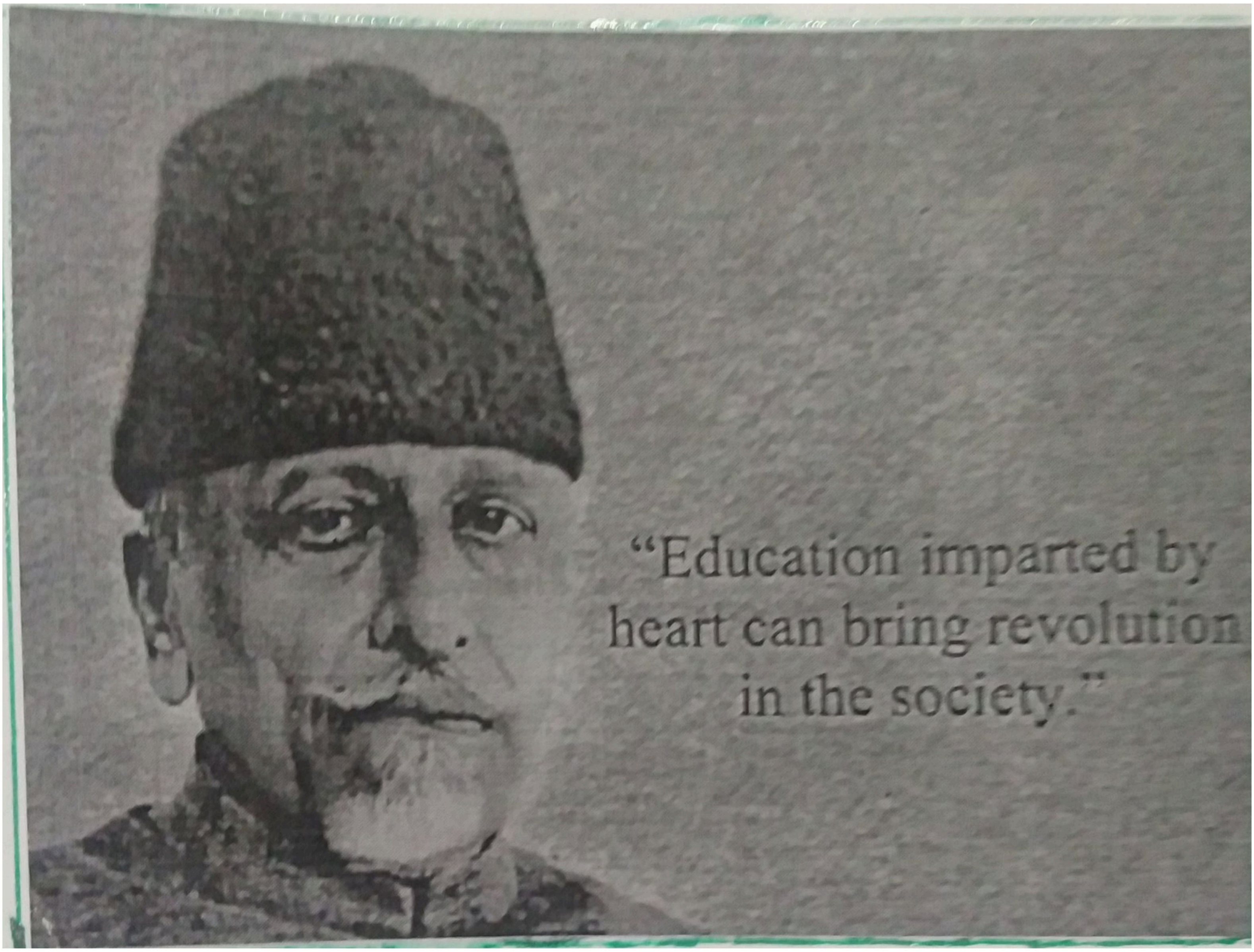

Scanned By Camera Scanner

انڈین نیشنل کانگریس

زوجہ زلیخا بیگم

عملی زندگی

پیشہ مصنف

پیشہ ورانہ زبان اردو[6]، ہندی

اعزازات

بھارت رتن (1992)

دستخط

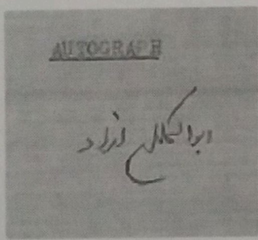

IMDB پر صفحات (https://www.imdb.com/name/nm1504615/)

درستی (https://ur.wikipedia.org/w/index.php?title=%D8%A7%D8%A8%D9%88_%D8%A7%D9%84%DA%A9%D9%84%D8%A7%D9%85_%D8%A2%D8%B2%D8%A7%D8%AF&action=edit&section=0) - ترمیم (https://ur.wikipedia.org/w/index.php?title=%D8%A7%D8%A8%D9%88_%D8%A7%D9%84%DA%A9%D9%84%D8%A7%D9%85_%D8%A2%D8%B2%D8%A7%D8%AF&veaction=edit)

1857ء کی جنگ آزادی میں آزاد کے والد کو ہندوستان سے ہجرت کرنی پڑی کئی سال عرب میں رہے۔ مولانا کا بچپن مکہ معظمہ اور مدینہ میں گذرا۔ ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کی۔ پھر جامعہ ازہر(مصر) چلے گئے۔ چودہ سال کی عمر میں علوم مشرقی کا تمام نصاب مکمل کر لیا تھا۔ مولانا کی ذہنی صلاحتیوں کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ انہوں نے پندرہ سال کی عمر میں ماہوار جریدہ لسان الصدق جاری کیا۔ جس کی مولانا الطاف حسین حالی نے بھی بڑی تعریف کی۔ 1914ء میں الہلال نکالا۔ یہ اپنی طرز کا پہلا پرچہ تھا۔ ترقی پسند سیاسی تخیلات اور عقل پر پوری اترنے والی مذہبی ہدایت کا گہوارہ اور بلند پایہ سنجیدہ ادب کا نمونہ تھا۔

مولانا بیک وقت عمدہ انشا پرداز، جادو بیان خطیب، بے مثال صحافی اور ایک بہترین مفسر تھے۔ اگرچہ مولانا سیاسی مسلک میں آل انڈیا کانگریس کے ہمنوا تھے لیکن ان کے دل میں مسلمانوں کا درد ضرور تھا۔ یہی وجہ تھی کہ تقسیم کے بعد جب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وقار کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہوا تو مولانا آگے بڑھے اور اس کے وقار کو ٹھیس پہنچانے سے بچا لیا۔

Scanned By Camera Scanner

یومِ تعلیم

تفصیلی مضمون کے لیے قومی یوم تعلیم (بھارت) ملاحظہ کریں۔

مولانا ابوالکلام آزاد، آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم تھے۔ ان کے یوم پیدائش 11 نومبر، 1888ء کو ہندوستان میں قومی یومِ تعلیم منایا جاتا ہے۔

منسوب کیے گئے ادارے

مولانا ابوالکلام آزاد کے نام سے ہندوستان میں حسبِ ذیل تعلیمی اور سرکاری ادارے منسوب کیے گئے۔

1. مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی،(MANUU) حیدرآباد (ہند)
2. مولانا آزاد نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، (MANIT) بھوپال
3. مولانا آزاد میڈیکل کالج نئی دہلی
4. مولانا آزاد انسٹی ٹیوٹ آف ڈینٹل سائنسز، نئی دہلی
5. مولانا آزاد ایڈوکیشن فونڈیشن، نئی دہلی
6. مولانا ابوالکلام آزاد اسلامک اویکنگ سینٹر نئی دہلی
7. مولانا ابوالکلام آزاد انسٹی ٹیوٹ آف ایشین اسٹڈیس، کلکتہ، ویسٹ بنگال
8. مولانا ابوالکلام آزاد عریبک پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، راجستھان

کانگریس لیڈر

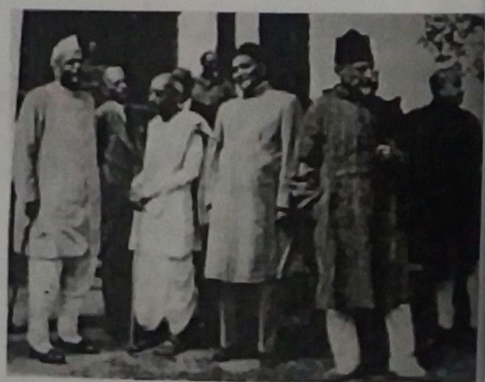

شملہ کانفرینس میں راجیندر پرساد، محمد علی جناح اور سی۔راجا گوپالاچاری کے ساتھ۔ (1946)۔

Scanned By Camera Scanner

سلسلۂ ابوالکلام آزاد صدی تقریبات

(۸)

الہلال

۱

(جلد اول و دوم)

ابوالکلام آزاد

اترپردیش اردو اکادمی
لکھنؤ

Scanned By Camera Scanner

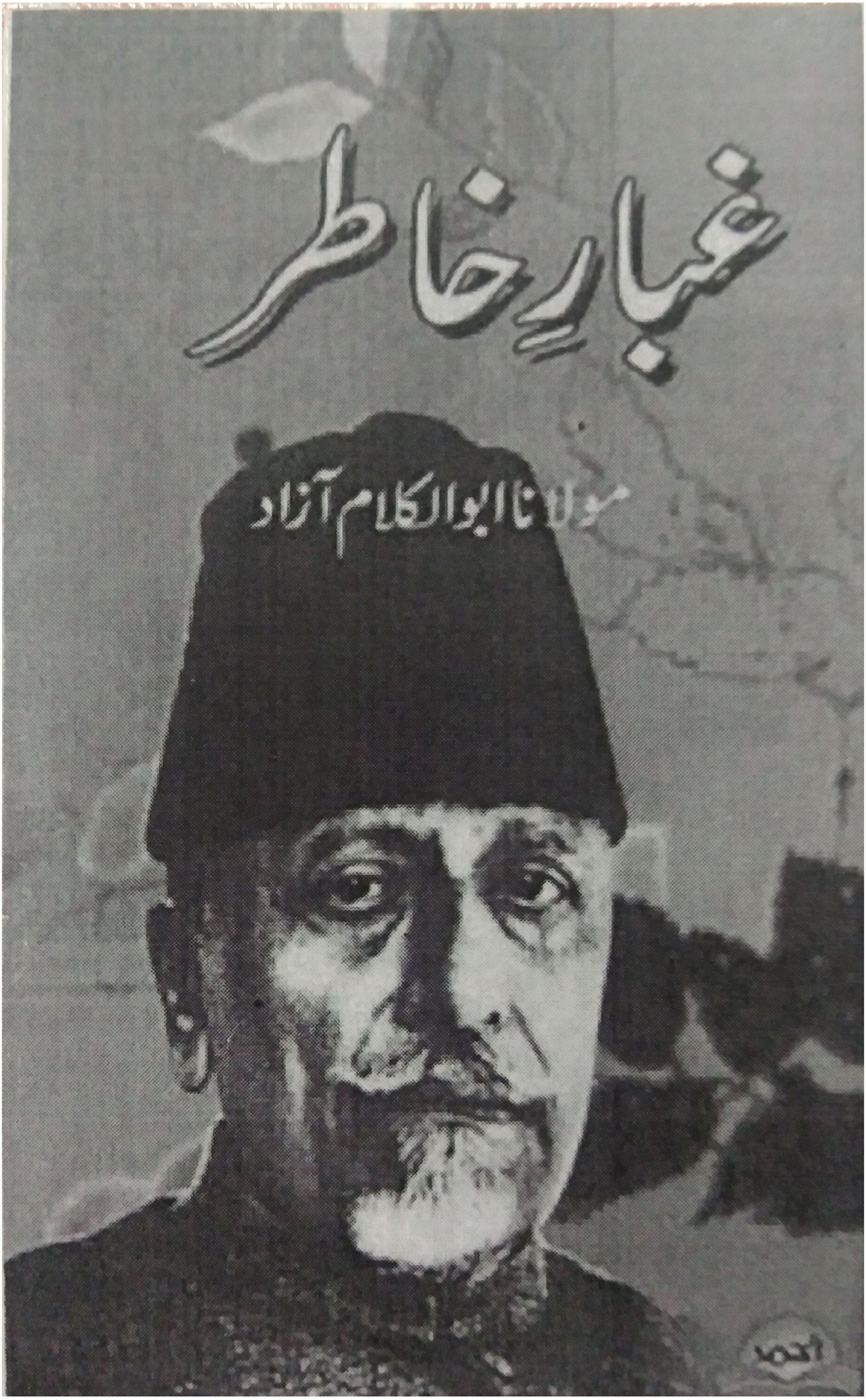

Scanned By Camera Scanner

غبار خاطر

اس مضمون میں کسی قابل تصدیق ماخذ کا حوالہ درج نہیں ہے۔

مزید جانیں

غبار خاطر ابو الکلام آزاد کے خطوط کا مجموعہ ہے۔ یہ تمام خطوط نواب صدر یار جنگ **مولانا** حبیب الرحمن خاں شروانی رئیس بھیکم پور ضلع علی گڑھ کے نام لکھے گئے تھے۔ یہ خطوط قلعہ احمد نگر میں 1942ء تا 1945ء کے درمیان زمانہ اسیری میں لکھے گئے۔ مولانا کی زندگی کا ایک بڑا حصہ قید و بند میں گزرا مگر اس بار قلعہ احمد نگر کی اسیری ہر دفعہ سے زیادہ سخت تھی کیونکہ اس بار نہ کسی سے ملاقات کی اجازت تھی اور نہ کسی سے خط کتابت کرنے کی۔ اس لیے مولانا نے دل کا غبار نکالنے کا ایک راستہ ڈھونڈ نکالا اور خطوط لکھ کر اپنے پاس محفوظ کرنا شروع کر دیے۔ مولانا نے خود اسی مناسبت سے ان خطوط کو غبار خاطر کا نام دیا ہے اور "خط غبار من است این غبار خاطر" سے اسے تعبیر کیا ہے۔ ایک خط میں شروانی صاحب کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں: "جانتا ہوں کہ میری صدائیں آپ تک نہیں پہنچ سکیں گی۔ تاہم طبعِ نالہ سنج کو کیا کروں کہ فریاد و شیون کے بغیر رہ نہیں سکتی۔ آپ سن رہے ہوں یا نہ رہے ہوں میرے ذوق مخاطبت کے لیے یہ خیال بس کرتا ہے کہ روئے سخنِ آپ کی طرف ہے۔"

غبار خاطر	
مصنف	ابو الکلام آزاد
صنف	نثر
ناشر	پاکستان و بھارت میں متعدد ناشرین

مولانا آزاد نے یہ خطوط شائع کرنے کے خیال سے نہیں لکھے تھے لیکن ان کی رہائی کے بعد جب مولوی اجمل خاں کو ان خطوط کا علم ہوا تو مصر ہوئے کہ انہیں ایک مجموعہ کی شکل میں شائع کر دیا جائے اور یوں غبارِ خاطر پہلی مرتبہ محمد اجمل خاں نے مرتب کرکے ایک مقدمہ کے ساتھ مئی 1946 میں شائع کیا،مولانا آزاد کا غبار خاطر لکھنا ایک دلچسپ

students
Ramzani

staff
Afroz Begum

Scanned By Camera Scanner

Project work

YEAR :-

TOPIC :- مولانہ آزاد کی حالات زندگی

NAME :- Sk. Farzana

GROUP :- B.A [EHP] U/M

ADMISSION NO :- 6499

PHONE NO :- 8801115485

PROJECT :- Ist sem

Signature of the lecturer :

Scanned By Camera Scanner

بھارت کی سیاست میں مشہور، معروف اور مقبول ناموں میں سے مولانا آزاد کا نام تھا۔ بھارت کے عظیم لیڈروں میں مولانا کا شمار ہوتا تھا۔ انڈین نیشنل کانگریس ورکنگ کمیٹی کے لیڈر کے عہدہ کے ساتھ ساتھ پارٹی کے قومی صدر بھی کئی مرتبہ منتخب ہوئے۔

ادبی کام

مولانا آزاد کو بیسویں صدی کے بہترین اردو مصنفین کی نمایا فہرست میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ مولانا آزاد نے کئی کتابیں لکھیں جن میں غبار خاطر، انڈیا ونس فریڈم (انگریزی)، تزکیہ، ترجمان القرآن سر فہرست ہیں۔ اس کے علاوہ الہلال نامی اردو کا ہفت روزہ اخبار جولائی 1912ء میں کلکتے سے جاری کیا۔

غبار خاطر (خطوط کا مجموعہ)

تفصیلی مضمون کے لیے **غبار خاطر** ملاحظہ کریں۔

”غبار خاطر“ مولانا آزاد کے خطوط کا مجموعہ ہے۔ یہ تمام خطوط نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمن خاں شروانی رئیس بھیکم پور ضلع علی گڑھ کے نام لکھے گئے۔ یہ خطوط قلعہ احمد نگر میں 1942ء تا 1945ء کے درمیان میں زمانہ اسیری میں لکھے گئے۔ مولانا کی زندگی کا ایک بڑا حصہ قید و بند میں گذرا مگر اس بار قلعہ احمد نگر کی اسیری ہر بار سے سخت تھی کیونکہ اس بار نہ کسی سے ملاقات کی اجازت تھی اور نہ کسی سے خط کتابت کرنے کی۔ اس لیے مولانا نے دل کا غبار نکالنے کا ایک راستہ ڈھونڈنکالا۔ اور خطوط لکھ کر اپنے پاس محفوظ کرنا شروع کر دیے۔ مولانا نے خود اسی مناسبت سے ان خطوط کو غبار خاطر کا نام دیا ہے اور ”خط غبار من است این غبار خاطر“ سے اسے تعبیر کیا ہے۔ ایک خط میں شروانی صاحب کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں : ” جانتا ہوں کہ میری صدائیں آپ تک نہیں پہنچ سکیں گی۔ تاہم طبع۔ نالہ سنج کو کیا کروں کہ فریاد و شیون کے بغیر رہ نہیں سکتی۔ آ پ سن رہے ہوں یا نہ رہے ہوں میری ذوق مخاطبت کے لیے یہ خیال بس کرتا ہے کہ روئے سخن آپ کی طرف ہے۔ “

الہلال

تفصیلی مضمون کے لیے **الہلال** ملاحظہ کریں۔

اردو کا ہفت روزہ اخبار جسے مولانا ابوالکلام آزاد نے جولائی 1912ء میں کلکتے سے جاری کیا۔ ٹائپ میں چھپتا تھا اور تصاویر سے مزین ہوتا تھا۔ مصری اورعربی اخبارات سے بھی خبریں ترجمہ کرکے شائع کی جاتی تھیں۔ مذہب، سیاسیات، معاشیات، نفسیات، جغرافیہ، تاریخ، ادب اور حالات حاضرہ پر معیاری مضامین اور فیچر چھپتے تھے۔ تحریک خلافت اور سول نافرمانی کا زبردست مبلغ و موید تھا۔ الہلال پریس سے دو ہزار روپے کی ضمانت طلب کر لی۔ اس کے بعد 18 نومبر 1914ء کو مزید دس ہزار روپے کی ضمانت طلب کر لی گئی جو جمع نہ کرائی جاسکی اور اخبار بند ہو گیا۔ 1927ء میں الہلال پھر نکلا مگر صرف چھ ماہ کے لیے۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران میں ان کی اشاعت 25 ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ اردو زبان کا یہ پہلا باتصویر سیاسی پرچہ تھا جو اپنی اعلیٰ تزئین و ترتیب ٹھوس مقالوں اور تصاویر کے لحاظ سے صحافتی تکنیک میں انقلاب آفریں تبدیلیاں لایا۔

Scanned By Camera Scanner

مطالعہ ہے۔مولانا کے انداز طبیعت کو دیکھتے ہوئے یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مولانا نے یہ خطوط دراصل اپنے ہی نام لکھے ہوں۔

غبار خاطر کا اسلوب

سجاد انصاری نے آزاد کے بارے میں لکھا ہے کہ:

> ” اگر قرآن اردو میں نازل ہوتا تو اس کے لیے ابو الکلام کی نثر یا اقبال کی نظم منتخب کی جاتی۔ “

بیسویں صدی کی اہم ادبی شخصیتوں میں مولانا پر کچھ لکھنا جتنا آسان ہے اتنا ہی دشوار ہے۔ آسان ان معنوں میں کہ ان کی شخصیت ایک ایسے دیوتا کی مانند ہے جس کے بت کے سائے میں رقص کرکے پوری عمر گزاری جا سکتی ہے۔ اور دشوار اس طرح کہ ان کے ادبی کارناموں کی قدر و قیمت متعین کرنے کے لیے جب ہم ادب کے مروجہ اصولوں کو سامنے رکھتے ہیں یا اس کسوٹی کو استعمال کرتے ہیں جس پر عام ادیبوں کا کھرا کھوٹا پرکھا جا سکتا ہے تو قدم قدم پر یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ یا تو ہم ان کارناموں کے ساتھ پورا انصاف نہیں کر رہے ہیں یا وہ کسوٹی جھوٹی ہے جس کی صداقت پر اب تک ہمارا ایمان تھا۔ آزاد ہمارے ان نثر نگاروں میں ہیں جن کے ابتدائی کارناموں پر ہمارے بڑے بڑے انشا پرداز سر بسجود ہو گئے تھے۔ غبار خاطر کے اسلوب کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

متعد د اسالیب نثر پر قدرت

ابوالکلام آزاد کی انشاء پردازی کا کمال یہ ہے کہ ان کی تحریر کے انداز ایک سے زیادہ ہیں۔ وہ متعدد اسالیپ نثر پر قدرت رکھتے ہیں اور حسب ضرورت انہیں کامیابی کے ساتھ برتتے ہیں۔ الہلال و البلاغ کے اداریے اور مضامین گھن گرج اور پرشکوہ انداز بیان کے متقاضی تھے۔ وہاں یہی اسلوب پایا جاتا ہے۔ "تذکرے" کے لیے علمی طرز تحریر کی ضرورت تھی، وہ وہاں موجود ہے۔ غبار خاطر خطوط کا مجموعہ ہے لیکن ان خطوط کے موضوعات الگ الگ ہیں اور موضوع کا تقاضا بھی الگ ہے۔ اس لیے موضوع کی مناسبت سے تحریر کے مختلف اسلوب اختیار کیے گئے ہیں۔ کہیں آسان عام فہم زبان ہے تو کہیں فارسی آمیز علمی زبان تو کہیں شعریت کا غلبہ ہے۔

عام فہم زبان

عام فہم زبان غبار خاطر کے کئی خطوط میں نظر آتی ہے۔ مگر وہیں جہاں موضوع اس کا مطالبہ کرتا ہے۔ مثلاً "چڑا چڑیا کی کہانی" ہر چند کہ ایک علامتی کہانی ہے مگر ہے بہر حال کہانی۔ یہاں واقعات زیادہ اہم ہیں اور ان پر توجہ کا مرکوز رہنا ضروری ہے۔ اس لیے یہاں سادہ سہل زبان استعمال کی گئی ہے اور اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا اس زبان پر بھی پوری قدرت رکھتے ہیں۔ ایک خط کا اقتباس ملاحظہ ہو۔

"لوگ ہمیشہ اس کھوج میں لگے رہتے ہیں کہ زندگی کو بڑے بڑے کاموں کے لیے کام میں لائیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ یہاں ایک سب سے بڑا کام خود زندگی ہوئی یعنی زندگی کو ہنسی خوشی کاٹ دینا۔ یہاں اس سے زیادہ سہل کام کوئی نہ ہوا کہ مرجائیے اور اس سے زیادہ مشکل کام کوئی نہ ہوا کہ زندہ رہیے۔ جس نے مشکل حل کرلی، اس نے زندگی کا سب سے بڑا کام انجام دے دیا۔"

شعری زبان

شعری زبان تو غبار خاطر کا وصف خاص ہے۔ یہی وہ صفت ہے جس کے سبب یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی۔ ایک زمانے تک اس طرز کی پیروی کی جاتی رہی بلکہ آج بھی کی جاتی ہے۔ مکتوب نگار کی حیثیت سے غالب کا رتبہ آزاد سے بلند ہے لیکن خطوط غالب سے زیادہ مکاتیب آزاد کی پیروی کی جاتی رہی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ لائبریری میں غبار خاطر کا مقام نثر کے خانے میں نہیں، شاعری کے خانے میں ہونا چاہیے۔ غبار خاطر میں قد م قدم پر ایسے جملے ملتے ہیں جنھیں شعر کہنا زیادہ درست ہے۔ ان جملوں کو پڑھ کر قاری کے منہ سے اس طرح بے ساختہ داد نکلتی ہے جیسے غزل کے شعر سن کر ہی نکل سکتی ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

"اس کارخانہ ہزار شیوہ و رنگ میں کتنے ہی دروازے کھولے جاتے ہیں تاکہ بند ہوں اور کتنے ہی بند کئے جاتے ہیں تاکہ کھولے جائیں۔"

شعروں کا استعمال

غبار خاطر میں شعروں کا استعمال کثرت سے کیا گیا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ شعر یا مصرعے کو اس طرح استعمال کیا گیا ہے کہ اس سے جملہ پورا اور مطلب مکمل ہوتا ہے۔ دوسری صورت یہ کہ عبارت میں کوئی بات کہی اس پر کوئی شعر یاد آگیا تو وہ دہرا دیا۔ مولانا کے شعری اسلوب کا ایک تیسرا روپ بھی ہے وہ یہ کہ شعر سے کوئی ترکیب یا الفاظ کا مجموعہ مستعار لیا اور نثر میں استعمال کر لیا۔ خط میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

"کچھ ضروری نہیں کہ آپ اس ڈر سے ہمیشہ اپنا دامن سمیٹے رہیں کہ کہیں بھیگ نہ جائیں ۔ بھیگتا ہے تو بھیگنے دیجیئے لیکن آپ کے دست و بازو میں یہ طاقت ضرور ہونی چاہیے کہ جب بھی چاہا اس طرح نچوڑ کے رکھ دیا کہ آلودگی کی ایک بوند بھی باقی نہ رہی۔"

اس موقع پر ایک بہت ہی زبردست شعر درج کرتے ہیں،

تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو　　دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

غبار خاطر میں ابوالکلام آزاد نے سات سو اشعار استعمال کیے ہیں اور ان میں سب سے زیادہ اشعار غالب کے ہیں۔

students
farzana

staff
Afroz Begum

عربیت کا غلبہ

Scanned By Camera Scanner

Urdu Project

Name :- Rahiman Bee

Topic :- محمد قلی قطب شاہ

Subject :- URDU

Group :- [BA] UM E.H.P Degree 1st year

Phone No :- 7659933739

Adddress :- New Rajiv nagar. Singh nagar Vijaywada

Addmission No :- 6508

Semister :- 1st

signature :-

Scanned By Camera Scanner

سلطان شاعر عاشق معمار

محمد قلی قطب شاہ

بانی حیدر آباد

نریندر لوتھر

Scanned By Camera Scanner

اسلامی نظام

ترکی سلطان مسلمان تھے۔ اس لیے انتظامیہ اسلامی اصولوں پر کاربند تھا۔ اسلام میں خدا کو اقتدار اعلیٰ کا منبع مانا جاتا ہے اور بادشاہ زمین پر اس کا نائب ہوتا ہے جو روز حساب صرف خدا کو جواب دہ ہوتا ہے۔ حکومتی تشکیل کے طریقۂ کار میں اصولاً سلطان کو سربراہ اور معززین کے ذریعے منتخب ہونا ہوتا تھا۔ مگر عملی طور پر ہوتا یہ رہا کہ تخت پر طاقت کے بل پر اور وفاداروں کی حمایت کے زور پر تخت کے آرزومند حریف کا سر قلم کر کے 'اقتدار پر قبضہ کیا جاتا رہا۔ تخت کے لیے انتخاب صرف شاہی خاندان کے افراد تک ہی محدود تھا اور وارث وہی بنتا تھا جو عمر میں بڑا ہوتا۔ اس کے لیے ذہنی اور جسمانی طور سے صحت مند ہونا بھی ضروری تھا۔ اسی لیے اقتدار کی جنگ میں ہارنے والے حریف کو اندھا کرنے کا چلن بھی عام تھا۔ بادشاہ' عدلیہ اور انتظامیہ دونوں کا سربراہ تھا۔ نہ کوئی تحریری آئین تھا اور نہ ہی اس کی دفعات۔ قانونی اور انتظامی امور کے سلسلے میں مقدس صحیفہ قرآن ہدایت کا سرچشمہ تھا۔ اس کے علاوہ رسول ﷺ کے فرمودات "حدیث" کی صورت میں مشعل راہ تھے۔ اجماع (اتباع رسول کرنے والوں کے ارشادات) اور (عرف) یعنی مقامی رسم و رواج بھی پیش نظر رکھے جاتے تھے۔ وہ امور جیسے محصول' فوج اور تقررات جو ان دائروں سے باہر تھے' وہ بادشاہ کی ہدایتوں اور احکامات کی ذیل میں آتے اور "فرمان" کہے جاتے تھے۔ عوام کے لیے تعزیری قانون ایک جیسا تھا لیکن سماجی امور کے سلسلے میں مختلف فرقوں پر ان کے پرسنل لا کا اطلاق ہوتا تھا۔ غیر مسلم رعایا کو "جزیہ" (ٹیکس) دینا ہوتا تھا۔ ہر معاملے میں شاہ کا کہا حرف آخر تھا۔ پورا نظام سیاسی اور مذہبی جبر سے عبارت تھا اور تعزیر کا انحصار اس پر تھا کہ بادشاہ کون ہے۔

سماجی سطح پر غلام بنانے کا چلن عام تھا لیکن غلاموں کو آزاد کرنے کی گنجائش بھی تھی اور انھیں اچھے سماجی منصب بھی دیے جاتے تھے۔ ان میں سے کچھ تو فوج میں سپہ سالار' وزیر اور یہاں تک کہ بادشاہ بھی بن گئے تھے۔ دلی سلطنت کا پہلا سلطان قطب الدین ایبک ایک غلام ہی تھا جس نے ہندوستان کی تاریخ میں "غلام خاندان" کی

جات اور ریکارڈ کو دیکھنے کی سہولت فراہم کی۔ انھوں نے ہی بھاگ نگر کے قاضی کی اُس مہر کی نشان دہی بھی کی تھی جس کا ذکر کتاب میں ہوا ہے،

- ادارۂ ادبیات اردو' حیدر آباد کا کہ اس کی لائبریری کے استعمال کی سہولت بھی مجھے ملی،
- عثمانیہ یونیورسٹی شعبۂ اردو کی ڈاکٹر سیدہ جعفر اور ممتاز عالم پروفیسر زینت ساجدہ کا جنھوں نے دکنی زبان کی گرہ کشائیوں میں اور قلی قطب شاہ کی شاعری کی تشریحوں میں میری مدد فرمائی۔ اسی یونیورسٹی کے صدر شعبہ اردو ڈاکٹر مغنی تبسم اور شعبۂ تاریخ کے ڈاکٹر صادق نقوی اور حیدر آباد اربن ڈیلوپ منٹ اتھارٹی کے ایس۔ پی۔ شوری کا کہ ان سب نے مسودے کے 'خود سے متعلق حصوں پر نظر ڈالی اور اپنے رد عمل اور مفید مشوروں سے نوازا،
- اپنے پرانے دوست اور تلگو شاعر این۔ وی۔ گوپال شاستری مرحوم' وائی ستیہ نارائن' میرا اور راگھوندر مانوی کا کہ انھوں نے ٹائپ شدہ مسودے کی غلطیاں درست کیں،
- رضا علی خاں' نیل میگھم اور ونے ویر کا جنھوں نے کتاب کے لیے فوٹو گراف کے حصول میں مدد کی۔ ان سب کے علاوہ ان بے شمار لوگوں کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے کئی طریقوں سے میری مدد فرمائی۔

Scanned By Camera Scanner

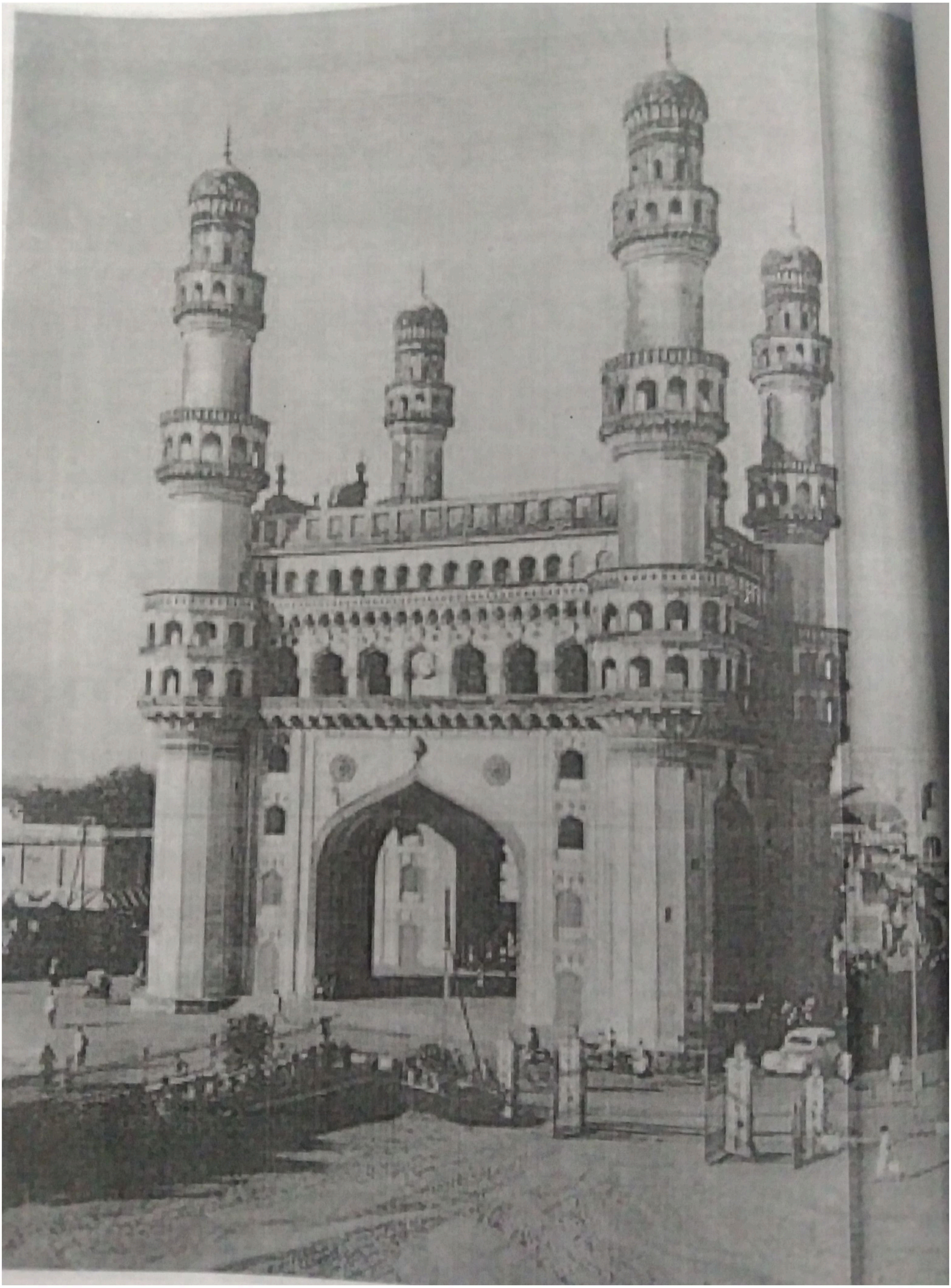

Scanned By Camera Scanner

شعر تیرا معانی صدقے نبی

لکھ لیتے ہاتے ہات گات پلات

(ہات ہات = ہاتھوں ہاتھ' گات = گاتے' پلات = مل کر)

ایک جگہ وہ دعوی کرتا ہے کہ میری شاعری کی تشریح مشکل ہے کہ میرا علم تو ایک معجزہ ہے۔

نہ لکھ سکے گا کنے شرح مجھ کتاباں کا

ہمارا علم ہے سب عالماں میں جیوں اعجاز

(کنے = کوئی' مجھ کتاباں کا = میری کتابوں کی' جیوں = جیسے)

محمد قلی نے خود اپنے سالگرہ پر بھی کئی نظمیں لکھی ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ وہ سالگرہ نہ کہہ کر "برس گانٹھ" کہتا ہے جو ہندی کا لفظ ہے۔ اس کی ایک نظم جو ایک تلنگن کے لیے ہے' اس کے ایک شعر میں ایک تلگو محاورہ استعمال کیا ہے۔

نبی صدقے قطب شاہ سانولی سوں

بچن ہندی سوں بولی "ایم مری ایم"

(سوں = میں' ایم مری ایم = کیا رے کیا)

اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تلگو جانتا تھا مگر اسے 'ہندی' کا نام دے کر پکارتا تھا۔

محمد قلی بڑا متنوع شاعر تھا۔ اس کا مشاہدہ بڑا گہرا تھا۔ اس کی خیال آفرینی میں بڑی شادابی تھی۔ اسے ہندوستانی سنگیت' اس کی جمالیات کا غیر معمولی عرفان تھا اور زبان پر اس کی قدرت غیر معمولی شعری نتائج سامنے لانے میں کامیاب تھی۔ اس کے یہاں ہند-ایران کی مذہبی اور ثقافتی روایتوں کا ایک مکمل امتزاج تھا لیکن اس امتزاج میں ہندوستانیت کا عناصر حاوی اور نمایاں تھا۔

محمد قلی صوت و نظر' چاشت و چاشنی' خوشبو اور نکھار' صبح اور دن کی روشنی اور لذت کام و دہن کا شاعر ہے۔ وہ رقص و نغمہ' ساز و آہنگ کا شیدائی ہے۔ اس کی شاعری انسانی وجود کی مختلف صورتوں کو دلکشی کے ساتھ پیش کرتی ہے۔ وہ سال کے ہر موسم کو خواہ وہ سرما ہو یا گرما' یہی لطف اندوزی

سلطان محمد قلی قطب شاہ

بانئ حیدرآباد (دکن) اور اردو کا پہلا صاحب دیوان

از

سید محی الدین قادری

students
Rahemanbi

staff
Afrozbegum

Scanned By Camera Scanner

Urdu project work 2020 semister-3

Sno	Register no	Student name	Title of the project
1	20101401	Katikala Mahesh	Meer Aman Dehelvi ki halat zindagi
2	20101402	Mohammad Fareed	Meer Aman Dehelvi ki halat zindagi
3	20101403	Mohammad Imran	Meer Aman Dehelvi ki halat zindagi
4	20101404	Moparthi Sunny	Mirza Ghalib ki halat zindagi
5	20101405	Pathan sarabi	Mirza Ghalib ki halat zindagi
6	20101406	Shaik Abdul Basith	Mirza Ghalib ki halat zindagi
7	20101407	Shaik allah bakshu	Ibne nishati ke halat zindaqgi
8	20101408	Shaik Arshadunnisa	Ibne nishati ke halat zindaqgi
9	20101409	Shaik Asmatunnisa	Ibne nishati ke halat zindaqgi
10	20101410	Shaik Fathimunnisa	Sagar jeddi ki halat zindagi
11	20101411	Shaik kamar jhahan	Sagar jeddi ki halat zindagi
12	20101412	Shaik munni	Sagar jeddi ki halat zindagi
13	20101413	Shaik Muzzammilsharief	Amjad Hyderabadi ke halat zindagi
14	20101414	Shaik Noori	Amjad Hyderabadi ke halat zindagi
15	20101415	Shaik Ruksana	Amjad Hyderabadi ke halat zindagi
16	20101416	Shaik Yasmeen sultana	Meer Anees ki halat zindagi
17	20101417	Shaik zeenath	Meer Anees ki halat zindagi
18	20101418	Shaik Abdul Khaleel	Meer Anees ki halat zindagi
19	20101419	Shaik Vubedullah	Meer Anees ki halat zindagi
20		Naziya	

Scanned By Camera Scanner

Urdu project work 2021 semister 1

sno	Register no	student name	Title of the project
1	21101401	Pathan Ahmed Abdullah	Meer Taqi meer ki halat zindagi
2	21101402	Shaik Farzana	Meer Taqi meer ki halat zindagi
3	21101403	Abdul Aiman	Meer Taqi meer ki halat zindagi
4	21101404	Shaik Saeha satvath	Nazeer Akbar abadi ki halat zindagi
5	21101405	Mohammad Shakirunnisa	Nazeer Akbar abadi ki halat zindagi
6	21101406	Shaik Hussian bi	Nazeer Akbar abadi ki halat zindagi
7	21101407	Shaik Farooq	Shubli noumani ki halat zindagi
8	21101408	Mohammad Musaieb	Shubli noumani ki halat zindagi
9	21101409	Mohammad Shaflasoam	Shubli noumani ki halat zindagi
10	21101410	Shaik Yasira	Momin Khan momin ki halat zindagi
11	21101411	Vadapalli Rahimanbee	Momin khan momin ki halat zindagi
12	21101412	Ayesha parveen	Momin Khan momin ki halat zindagi
13	21101413	MD Asiya Sultana	Daagh Dehelvi ki halat zindagi
14	21101414	Shaik Arifa	Daagh Dehelvi ki halat zindagi
15	21101415	Shaik Nagoorbi	Daagh Dehelvi ki halat zindagi
16	21101416	Shaik Afreen Sultana	Akbar ala abadi ki halat zindagi
17	21101417	Nazia	Akbar ala abadi ki halat zindagi
18	21101418	Mohammad Yaseen	Akbar ala abadi ki halat zindagi
19	21101419	Shaik Reshma Begum	Faiz Ahmed Faiz ki halat zindagi
20	21101420	Mohammad Nazia Begum	Faiz Ahmed Faiz ki halat zindagi
21	21101421	Shaik Ramzani	Faiz Ahmed Faiz ki halat zindagi
22	21101422	Mohammad Sultana	Jigar moraad abadi ki halat zindagi
23	21101423	Mohammad Irfan	Jigar moraad abadi ki halat zindagi
24	21101424	Pathan chand	Jigar moraad abadi ki halat zindagi
25	21101425	Pathivada Tarun	Jigar moraad abadi ki halat zindagi

Scanned By Camera Scanner